در کفے جامِ شریعت در کفے سندانِ عشق
ہر ہوسناکے نداند جام و سنداں باختن

بیادگار

حضرت ابوالبرکات سید حسن قادری گیلانی
رحمۃ اللہ علیہ

پندرہ روزہ

پشاور

الحسن

شاہ محمد غوث اکیڈمی یکہ توت پشاور

شاہ محمد غوث اکیڈمی پشاور کا علمی مجلہ بیادگار حضرت ابوالبرکات سید حسن صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ

رجسٹرڈ نمبر پی ۲۶۹

پندرہ روزہ

الحسن پشاور

مدیر اعلیٰ
فقیر محمد امیر شاہ
قادری گیلانی

منتظم اعلیٰ
سید غلام الحسنین
قادری گیلانی

شمارہ نمبر ۱۲۰ جلد نمبر ۱۰

۱۶ اکتوبر تا ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۷ء بمطابق جمادی الثانی ۱۴۱۸ھ

مدیر اعلیٰ فقیر محمد امیر شاہ قادری گیلانی نے رضوان پرنٹرز قصہ خوانی بازار پشاور سے
طبع کرا کے یکہ توت پشاور سے شائع کیا

فہرست

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار	صفحہ نمبر
۱	شذرہ	مدیر اعلیٰ	۲
۲	نعت شریف	ساغر صدیقی	۴
۳	تفسیر القرآن الحسنیہ	مدیر اعلیٰ	۵
۴	انوار علی کرم اللہ وجہہ الکریم	مدیر اعلیٰ	۷
۵	تجلیات غوثیہ	مدیر اعلیٰ	۹
۶	غزل	سید افتخار حیدر	۱۰
۷	تفسیر القرآن شرح صحیح بخاری کی روشنی میں	ڈاکٹر ام سلمیٰ گیلانی	۱۱
۸	استفسار (ندائے یا رسول اللہ)	مفتی خلیل الرحمان نقشبندی	۱۶
۱۲	تبصرہ کتب	سید محمد انور شاہ قادری	۲۹

شذرہ

عراقی عوام کا معاشی قتل اقوام متحدہ اور عالم اسلام کے لئے لمحۂ فکر

مدیر اعلیٰ

اقوام متحدہ نے گذشتہ سات سال سے امریکہ کے ایماء پر عراق کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کر رکھی ہیں لیکن اس کے باوجود عراق نے مختلف اوقات میں عراق کا دورہ کرنے والی اقوام متحدہ کی معائنہ ٹیموں کا بھرپور ساتھ دیا اور اقوام متحدہ کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ دیا عراق کی طرف سے اقوام متحدہ کے ساتھ اس تعاون کے بعد اس عالمی ادارے کا فرض بنتا تھا کہ عراق کے خلاف لگائی جانے والی اقتصادی پابندیاں ختم کر دی جاتیں لیکن اسے اس کار خیر کی توفیق اس لئے نہ ہو سکی کیونکہ امریکہ یہ اقتصادی پابندیاں ختم کرنے کے حق میں نہ تھا گویا اقوام متحدہ عراق یا کسی دیگر مسلمان ملک کو انصاف فراہم کرنے سے تو قاصر ہے البتہ۔ یہود و نصاریٰ اور دیگر غیر مسلموں کی تائید و حمایت کرتے ہوئے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف ہر حربہ استعمال کرنے کی پوری پوری قوت رکھتی ہے اس کی اسی اسلام کش پالیسی کا مظاہرہ گذشتہ دنوں اس وقت سامنے آیا جب عراق کے مہلک ہتھیاروں کو تلف کرنے کے لئے اس کی ایک معائنہ ٹیم روانہ کی گئی تو عراق نے اس ٹیم کے ساتھ اپنے تعاون کو اقتصادی پابندیاں کے خاتمے سے مشروط کر دیا لیکن سلامتی کونسل نے عراق کے اس مسئلے پر کوئی توجہ نہ دی اور اقتصادی پابندیاں برقرار رکھیں جس کے جواب میں عراقی پارلیمنٹ نے اقوام متحدہ کی اس معائنہ ٹیم کے ساتھ تعاون اس وقت تک معطل کر دینے کا فیصلہ کیا جب تک عراق کے خلاف پابندیاں ختم نہیں کر دی جاتیں جس پر امریکہ میدان میں کود پڑا اور عراق کو سنگین نتائج کی دھمکی دی۔

ہم امریکہ کی اس دھمکی کی شدید مذمت کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنی قوت سے ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے اور اقوام متحدہ سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ امریکہ کے اشاروں پر اپنے فیصلے کرنے کی

بجائے حقائق کو جاننے کی کوشش کرے اور عراقی عوام کو درپیش ان مسائل کو سمجھنے کی کوشش کریں جن کو نشاندہی اس کی اپنی معائنہ ٹیموں کے بعض افراد وقتاً فوقتاً کر چکے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ عراق کے خلاف سالہا سال سے جو اقتصادی پابندیاں عائد ہیں ان کے باعث وہاں اشیائے خوردو نوش اور ادویات کی بے پناہ قلت پیدا ہو چکی ہے اور شرح اموات میں آئے دن اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے ان حالات کا تقاضا ہے کہ اقوام متحدہ اپنے اس ظالمانہ فیصلے پر نظر ثانی کرے، مذہبی تعصب سے بالاتر ہو کر انسانی قدروں کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دے طاقتور ظالم کا ساتھ دینے کی بجائے کمزور مظلوم کی آہ و پکار پر بھی توجہ مبذول کرے اور انسانیت کے معاشی قتل سے مزید اپنے دامن کو آلودہ نہ کرے اس موقع پر ہم اسلامی ممالک کے سربراہوں سے بھی یہ استدعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے عراقی بھائیوں کے خلاف ڈھائے جانے والے بے پناہ مظالم کے خلاف آواز اٹھائیں اور عراق پر عائد اقتصادی پابندیوں کو ختم کروانے میں اپنا اثر ورسوخ استعمال کریں۔

معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فیض لدھیانوی مرحوم و مغفور

چاند کی تسخیر سے یہ بات روشن ہو گئی
برسر عرش بریں برحق ہے معراج النبی
کس طرح پہنچا وہاں تک آپ کا جسم لطیف
اس حقیقت کو بھی دانش مند پالیں گے کبھی

نعت شریف

ساغر صدیقی

یہ کہتی ہیں فضائیں، زندگی دو چار دن کی ہے
مدینہ دیکھ آئیں، زندگی دو چار دن کی ہے
سنہری جالیوں کو چوم کر کچھ عرض کرتا ہے
کسی کے کام آئیں، زندگی دو چار دن کی ہے
وہ راہیں ثبت ہیں جن پر نشاں پاتے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
انہیں منزل بنائیں، زندگی دو چار دن کی ہے
غم دنیا، غم عقبےٰ یہ سب جھوٹے سہارے ہیں
کسے اپنا بنائیں، زندگی دو چار دن کی ہے
بیادِ کربلا ساغر سدا برسیں ان آنکھوں سے
یہ رحمت کی گھٹائیں، زندگی دو چار دن کی ہے

گذشتہ سے پیوستہ

تفسیر القرآن الحسنیہ

مدیر اعلیٰ

ما ننسخ من آیۃ او ننسھا نات بخیر منھا او مثلھا الم تعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر (۱۰۶)

الم تعلم ان اللہ لہ ملک السموت والارض وما لکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر (۱۰۷)

ترجمہ:۔ ہم کسی حکم کو منسوخ نہیں کرتے یا بھلا دیتے ہیں بلکہ اس سے۔ بہتر یا اسی کی مانند ہم اس کو (کوئی حکم) لے آتے ہیں۔ آیا تو نہیں جانتا اے مخاطب یہ کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک شے پر قادر ہے۔ آیا تو نہیں جانتا اے مخاطب یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی زمینوں اور آسمانوں کی بادشاہت ہے اور سوائے اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ کے تمہارے لئے کوئی کارساز اور مددگار نہیں۔

حل لغت:۔ ما ننسخ:۔ ہم منسوخ نہیں کرتے۔ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ فعل مضارع ہے۔ ننس:۔ ہم بھلا دیتے ہیں۔ ہم فراموش کر دیتے ہیں۔ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ فعل مضارع ہے نات:۔ ہم لے آتے ہیں۔ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ فعل مضارع ہے۔

تفسیر:۔ بنی اسرائیل کی عادت بد اس صورت میں بھی ظاہر ہوئی انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کلام پاک میں کبھی ایک حکم نازل فرماتے ہیں تو کبھی دوسرا۔ ہذا یہ کلام ربانی وحی الٰہی جو جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان فرمارہے ہیں یہ ان کا اپنا بیان ہے اور من گھڑت ہے۔ اگر یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہوتا اس میں کبھی ایک اور کبھی دوسرا حکم کیوں آتا۔ اللہ نے دو ٹوک بات فرمادی کہ میں مالک الملک ہوں۔ ہر چیز کے کرنے پر قادر ہوں۔ کوئی بات کوئی حکم، کوئی چیز میرے قبضہ قدرت سے باہر نہیں۔ ہذا ملت اسلامیہ کے لئے جس جس وقت اور جیسے جیسے میں اپنی شان کے مناسب بلا کیف سمجھوں احکام نازل کروں۔ کسی کو اس میں دخل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہذا مصالح نظام اسلامیہ کے مناسب جو حکم جس وقت بھی چاہوں منسوخ کروں یا فراموش کروا دوں۔ اس سے۔ بہتر یا اس جیسا حکم ضرورت کے مطابق نافذ کروں کسی کو اور کوئی حق نہیں ہے کہ وہ ان احکام الٰہی میں کوئی ترمیم و تنسیخ کرے۔ اور صرف اور صرف اللہ کی ذات ہی ایک ایسی ذات اقدس ہے جو کہ اپنی کارسازی اور مددگاری کے پیش نظر ملت اسلامیہ کی اصلاح و پناہ کے لئے قوانین لاتے۔ کسی اور کی قدرت اور

طاقت نہیں کہ وہ اس میں کسی کی دخل اندازی کرے۔ وہ اللہ جل جلالہ اس طاقت و قوت کا مالک ہے کہ وہ سب سے باز پرس کرے اور اس سے کوئی باز پرس کرنے والا نہیں ہے۔

پہلی امتوں کے متعلق جو احکام نافذ العمل تھے اب چونکہ موجودہ امت محمدیہ اپنی ترقی کے مدارج میں عروج کو پہنچ چکی ہے لہذا اس وقت کے مزاج کے مطابق نافذ فرمایا اور اب اس امت محمدیہ ان پر سے بہتر احکام نافذ فرمائے اللہ نے اپنی قدرت کاملہ سے ان احکام کو بہترین اسلوب میں تکمل و اکمل فرمایا اور یہ اسی اللہ کا علم مبارک ہے جس سے کہ اس نے ان احکام کی تکمیل و اتمام فرمایا۔

صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی (۱) آیہ کریمہ مانسخ من آیتہ الخ کی تفسیر میں نسخ کے معنی یوں بیان کرتے ہیں

"نسخ در حقیقت حکم سابق کی مدت کا بیان ہوتا ہے کہ وہ حکم اس مدت کے لئے تھا اور عین حکمت تھا کفار کی نافہمی کہ نسخ پر اعتراض کرتے ہیں اور اہل کتاب کا اعتراض انکے معتقدات کے لحاظ سے بھی غلط تھا انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت کے احکام کی منوخیت تسلیم کرنا پڑے گی یہ ماننا ہی پڑے گا کہ شنبہ (ہفتہ) کے اور دنیوی کام ان سے پہلے حرام نہ تھے ان پر حرام ہوتے یہ بھی اقرار کرنا ناگزیر ہوگا کہ توریت میں حضرت نوح کی امت کے لئے تمام چوپائے حلال ہونا بیان کیا گیا اور حضرت موسیٰؑ پر بہت سے حرام کر دیئے گئے ان امور کے ہوتے ہوتے نسخ کا انکار کس طرح ممکن ہے"۔ (جاری ہے)

(۱) خزائن العرفان حاشیہ بر کنزالایمان پارہ اول ص ۲۸

آیت نمبر ۱۰۶ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

ضروری تصحیح

گذشتہ شمارے میں قمر میرٹھی صاحب کی نعت "ضیائے رسول" قمر وارثی کے نام سے چھپ گئی تھی۔ اس غلطی پر ادارہ معزز قارئین سے معذرت خواہ ہے۔

(ادارہ)

گذشتہ سے پیوستہ

انوار علی کرم اللہ وجہٗ

مدیر اعلیٰ

بسم اللہ الرحمان الرحیم

ذکر الاخبار الماثورۃ بان فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سیدۃ النساء اھل الجنۃ الا مریم بنت عمران

اس باب میں ان احادیث کا ذکر ہے جس میں یہ ارشاد ہے کہ سوائے مریم بنت عمران کے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔

حدیث نمبر ۱۲۷ / ۱

انبانا محمد بن بشار قال حدثنا عبدالوھاب قال حدثنا محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فجاءت فاطمۃ فاکبت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فسارھا فبکت ثم اکبت علیہ فسارھا فضحکت فلما توفی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سالتھا فقالت لما اکبت علیہ اولاً اخبرنی انہ سیموت من وجعہ فبکیت ثم اکببت علیہ اخری فاخبرنی انی اسرع بہ لحوقاً وانی سیدۃ النساء اھل الجنۃ الا مریم بنت عمران فرفعت راسی فضحکت

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بیمار ہوتے تو (سیدہ طاہرہ) فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) آئیں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سرنگوں ہو گئیں پس رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان کے ساتھ کچھ سرگوشی کی۔ پس (سیدہ طاہرہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) روئیں پھر آپ (رضی اللہ عنہا) جھکیں پھر حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان سے کچھ سرگوشی فرمائی تو جنابہ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہنس پڑیں پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وصال شریف ہوا تو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب میں پہلی مرتبہ ان سے لپٹی تو انہوں نے مجھے بتایا کہ عنقریب میں اس بیماری سے وصال پا جاؤں گا تو میں روئی پھر دوبارہ جب میں ان پر جھکی تو مجھے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ تو ہی مجھ کو اول ملے گی اور یہ کہ تو جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے۔ سوائے مریم بنت عمران کے تو میں نے سر اٹھایا پس میں ہنسی۔

حل لغت اکب علیہ کسی کو بچانے کے لئے اس پر چھا جانا۔ کب جھک جانا، سرنگوں ہونا تساد باہم سرگوشی کرنا، ایک دوسرے کے بھید پر مطلع ہونا

تشریح:۔ارشاد ہے "حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سرنگوں ہوگئیں" یعنی سرور عالم و عالمیان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیٹے ہوتے تھے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرط محبت سے آپ صلی اللہ علی وآلہ وسلم سے جھک کر لپٹ گئیں۔ ارشاد ہے پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ساتھ سرگوشی کی" یعنی سیدۃ النساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کان میں کچھ بات کہی ارشاد ہے "پس سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا روتیں" یعنی اس بات کے سنتے ہی آپ رضی اللہ عنہا پر گریہ طاری ہوگیا اور آپ خوب روئیں۔ ارشاد ہے "پھر آپ جھکیں" یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لپٹ گئیں ارشاد ہے "تو میں نے ان سے پوچھا" یعنی ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ یہ کیا سرگوشی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کیا گفتگو ہوئی تھی ارشاد ہے "تو ہی مجھ کو اول ملے گی" یعنی میرے اہل بیت میں سے تو ہی مجھ کو سب سے پہلے اور جلدی ملے گی گویا آپ کا وصال میرے بعد جلد ہو گا اور تو مجھ سے ملاقات کرے گی۔ اس حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم غیب ثابت ہو رہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے وصال شریف کا علم ہے اور نیز یہ بھی علم ہے کہ سب سے پہلے اپنے خاندان میں سیدۃ النساء فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہو گا اور جنت جو کہ غائب ہے اس میں سیدۃ النساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب عورتوں کی سردار ہوں گی سوائے مریم بنت عمران کے۔ گویا تین غائب باتوں کو اپنی امت کو خبر ارشاد فرمائی۔

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

اسنادہ حسن۔ والحدیث صحیح

گذشتہ سے پیوستہ

تجلیات غوثیہ

مدیر اعلیٰ

اور بعض اشغال، اذکار اور احوال جو کہ سالکوں کو میسر نہیں ہوتے، اپنی استعداد اور حوصلہ کے مطابق بزرگانہ خدمت مذکورہ سے حاصل کئے اور مشاہدہ حقیقت اور سر توحید حاصل کیا ہے اور اس محبوب کا جو کہ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے، کا قرب بھی حاصل ہوا ہے۔ باوجود اس کے وہ تڑپ اور اضطراب ابھی باقی ہے اور تسلی و جمعیت حقیقتاً نہیں اس کا باعث نہیں معلوم کہ کیا ہے؟ اس جہت سے ہو کہ یہ جو کچھ حاصل ہوا ہے صرف علم الیقین کے ذریعہ ہے اور عین الیقین و حق الیقین حاصل نہیں ہوا ورنہ اضطراب اور قلق جاتا رہتا۔ لہذا ہر طرف رجوع کرتا ہوں اس لئے کہ اس طرح تجلی حق اس مقام پر اس عنوان سے جلوہ آراء ہو جاتے حافظ شیرازی فرماتے ہیں۔

بلبلے برگ گلے خوش رنگ در منقار داشت

ونداراں برگ ونوا خوش نالہ ہائی زار داشت

گفتمش در عین وصل ایں نالہ فریاد چیست

گفت مارا جلوہ معشوق دریں کار داشت

اور کسی ایک ٹھکانے پر چھ ماہ یا ایک سال تک متواتر رہنا ایک بوجھ سا بن جاتا ہے۔ ایسا تردد اور ملال پیدا ہوتا ہے کہ مجبوراً کسی جانب جانے کا ارادہ کر لیتا ہوں اور اس طرح ظہور تجلیات ہوتا ہے کہ ایک جگہ رہنا محال بن جاتا ہے۔ اور ہر چند مجھے یہ چیزیں یعنی طلب کی پیاس اور کسی ایک مقام پر نہ ٹھہرنا دونوں مل کر بزرگان کرام کی خدمت میں لے جانے کا باعث بنتی ہیں اور اس کا کوئی دوسرا علاج بھی نہیں لہذا لاچار اپنے آپ کو اسی تجلی کے تحت چھوڑ دیا ہے۔

بارہا گفتم وبار دگری گویم   کہ من گم شدہ ایں رہ نہ بخودی پویم

درپس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند   آنچہ استاذ اذل گفت بگو آن میگویم

(جاری ہے)

غزل

سید افتخار حیدر

یار کے کوچہ و بازار نظر آئیں گے
ہر طرف نور کے مینار نظر آئیں گے

چشم بینا ہو اگر حضرت آدم کی قسم
آدمیت کے بھی شاہکار نظر آئیں گے

آتش عشق میں ہستی کو جلا کر دیکھو
نار نمرود میں گلزار نظر آئیں گے

محو تحمید ہیں جن گلیوں میں قدسی ہر دم
انہی اطراف سے انوار نظر آئیں گے

ان کی حمد اور ثنا کے جو طریقے سیکھو
مدح خواں آپ کے اغیار نظر آئیں گے

جذبہ شوق سلامت رہے انشاء اللہ
ہر طرف نقش کفِ یار نظر آئیں گے

حوصلے پست نہ ہوں، پاؤں نہ لرزیں حیدر
سامنے آنکھوں کے سرکار نظر آئیں گے

پرواز روحانیت

فیض لدھیانوی مرحوم و مغفور

جھوٹ بولے حرام کھائے جو
روح اس کی رہے گی رو بہ زوال
مرغ روحانیت کے دو پر ہیں
صدق اقوال اور رزق حلال

قسط نمبر ۲

تفسیر القرآن شرح صحیح بخاری کی روشنی میں

مصنفہ حضرت شاہ محمد غوث قادری گیلانیؒ (م ۱۱۷۳ھ)

ڈاکٹر ام سلمیٰ گیلانی

قال اللہ تعالیٰ لیزدادوا ایماناً مع ایمانهم (۱)

وزدناهم هدیً۔ (۲) یزید اللہ الذین اهتدوا هدی (۳)

والذین اهتدوا ذادهم هدیٍ ۳ ویزدالذین ایماساً ۵ وایکم زادته هذه ایماناً (۶) فاما الذین أمنو فزادتهم ایماناً (۷) وقولہ تعالیٰ فاخشوهم فزادهم ایماناً (۸) وقولہ تعالیٰ ومازادهم الا ایماناً وتسلیماً (۹)

یہ تمامتر آیات ایمان کے زیادہ ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ علمائے حنیفہ فرماتے ہیں کہ ایمان کی یہ زیادتی اس زمانے میں تھی کہ جب ایک حکم کے بعد دوسرا حکم نازل ہوتا تھا۔ ان آیات کے بعد امام بخاری احادیث سے استدلال فرماتے ہیں۔ اور اس ضمن میں یہ حدیث مبارک بغیر سند کے ذکر کرتے ہیں۔

والحب فی اللہ والبغض فی اللہ من الایمان۔

اللہ کی راہ میں محبت اور اللہ ہی کی راہ میں بغض ایمان ہے۔ یعنی اللہ کی رضا کیلئے محبت اور بغض ایمان سے ہیں۔

(محدث کبیر حضرت شاہ محمد غوثؒ لکھتے ہیں۔ کہ یہ حدیث ابو داؤد نے ابو امامہ سے روایت کی ہے اور عمر بن عبدالعزیز (۱۰) نے عدی بن عدی کیطرف لکھا۔ (۱۱)

ان للایمان فرائض وشرائع وحدوداً وسنناً فمن استکملها استکمل الایمان ومن لم یستکملها لم یستکمل الایمان۔

بے شک ایمان کیلئے اعمال مفروضہ اور شرائع ہیں۔ (یعنی عقائد دینیہ اور حدود ہیں۔) (۱۲) منہیات ممنوعہ ہیں۔ (۱۳) اور سنن ہیں یعنی مندوبات پس جس کسی نے ان تمام کو مکمل کیا۔ تو اس نے ایمان

کو مکمل کرلیا لہذا اس سے ایمان کی زیادتی اور کمی معلوم ہوتی ہے۔ فان اعش فسابینھا لکم۔ پس اگر میں زندہ رہا تو عنقریب تمھارے لئے بیان کردونگا یعنی ان تمام جزئیات کو تفصیل سے بیان کردونگا جیسا کہ علم فقہ میں بیان ہوا ہے۔

حتی تعلموا بھا وان امت فما انا علی صحبتکم بحریص

یہاں تک کہ تم ان کو جان لو اور اگر مرجاؤں تو میں تمھاری صحبت پر حریص نہیں ہوں۔ جان لینا چاہیئے کہ اصول اور ضروریات دین آیات، احادیث اور اجتہاد سے معلوم ہوتے ہیں۔ اور اس سے غرض یہ ہے کہ فہم اور حفظ کیلئے اسکی تفصیل اور طریقہ بہت آسان ہو اور یہ ضروریات سے نہیں ہوتا اس لئے انھوں نے اسے آئندہ کیلئے اٹھار کھا۔ اور اگر ضروریات سے ہوتا تو پھر کسی وقت پر اس کا بیان آٹھار کھنا جائز نہ ہوتا۔ وقال ابراھیم ولکن یطمئن قلبی

اور ابراھیم خلیل صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں ایمان لایا ہوں لیکن میرا دل مطمئن ہو جائے۔ اسمیں بھی ایمان کے زیادہ ہونے پر دلیل ہے جب عین الیقین علم الیقین کے ساتھ پیوست ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ پر یقین میں زیادتی پیدا ہو جاتی ہے علمائے حنفیہ کہتے ہیں کہ ایمان اس سے پہلے یقین سے عبارت ہے اور یہ عین الیقین دوسری بات ہے جو مشاہدہ سے تعلق رکھتی ہے (۱۵) معاذ نے کہا (۱۶) اجلس بنا نو من ساعتہ۔ وہ اسود بن بلال کو معاذ نے کہا میرے پاس بیٹھ تاکہ ایک ساعت ایمان لے آئیں یعنی اپنے ایمان کو زیادہ کریں۔ اس بات میں کہ امور دین اور احکامات آخرت پر تفصیلاً گفتگو کریں۔ امام بخاری نے اسے ایمان کی زیادتی پر بطور دلیل پیش کیا ہے۔ لیکن علما فرماتے ہیں کہ اس جگہ تجدید ایمان مراد ہے نہ کہ زیادتی ایمان کیونکہ بیان کرنا اور باہم گفتگو کرنا امور دین کی تجدید کا موجب ہے نہ کہ زیادتی کا اور عبداللہ بن مسعود (۱۷) نے کہا "الیقین الایمان کلہ" یقین سب کا سب ایمان ہے اور لفظ کل کی تاکید سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کے اجزا ہیں اور بعض کا جزو رکھتا ہے اس لئے لفظ کل کا اطلاق نہیں ہوتا مگر اسطرح کہ اجزا والی شے پر حساً یا حکماً ہو اور جو چیز اجزاء رکھتی ہو اس میں کمی یا زیادتی ممکن ہے۔ ولکن یواخذکم بما کسبت قلوبکم۔

"اور لیکن اللہ اس چیز پر جو تم نے کمایا مواخذہ کریگا اور تمھارے دلوں نے جسکا پکار ارادہ کیا ہے۔

اس آیتہ کا مفہوم یہ ہے کہ اس چیز پر مواخذہ ہو گا کہ دل اس پر پکا ارادکرے اور دل میں گناہ جگہ پکڑے اور امت سے وہ مواخذہ معاف ہے جو دل میں صرف اندیشہ پیدا کرے اور جگہ نہ پکڑے یعنی خیال گذر جائے دراصل معرفت دل کا فعل ہے اور ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے التقویٰ ھھنا یعنی تقویٰ کا مقام دل ہے اسی لئے تقویٰ کے مراتب بھی ہیں پہلا مرتبہ یہ کہ کفر کو نفس سے بچانا اور یہ مرتبہ عام لوگوں کا ہے "نفس کو گناہوں سے بچانا یہ مرتبہ خواص کا ہے۔" اور ماسویٰ اللہ سے نفس کو بچانا خواص الخواص یعنی اخص الخواص کا مرتبہ ہے۔ اور یہ علم باللہ، علم صفات حق اور اسکے احکام پر مشتمل ہے لہٰذا یہ اصول وفروع دونوں پر مشتمل ہے نیز اس میں علم بافعال بھی شامل ہے جو حقائق اشیاء۔ عالم کی معرفت حاصل کرتا ہے۔

فان تابوا واقاموا الصلوٰة واتوا الزکوٰة فخلوا سبلهم

"اگر مشرک اپنے شرک سے توبہ کرلیں اور توحید کا اقرار کرلیں اور نماز قائم کریں زکوٰة ادا کریں پس انکی راہ کو چھوڑ دو۔" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ قتل کروں لوگوں کو یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ کوئی برحق نہیں اور نہ ہی کوئی عبادت کے لائق ہے مگر اللہ تعالیٰ اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ فرض نماز قائم کریں اسکے آداب وشرائط کو بجالاتے ہوتے اور فرض زکواۃ ادا کریں پس جو ان پر عمل کرلے یعنی شہادۃ، قیام صلوٰۃ اور ادائیگی زکواۃ پر تو اس نے اپنے خون کو مجھ سے محفوظ کرلیا۔ پس ان کا مال اور خون مباح نہیں۔ مگر بحق اسلام کے یعنی انکے ذمے قصاص (۲۰)، حد یا غرامت قرض ہو۔ جو ادا نہ کیا گیا ہو اسطرح ان کا حساب محفوظ رہنے کے بعد ان کا راز اللہ کے ذمے ہے اگر بطریق نفاق ہو تو ظاہری طور پر ایمان لے آئیں اور فرض شدہ اعمال ادا کریں تو ان کا خون اور مال محفوظ رہیں گے اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ انکے باطن اور اسرار کے مطابق ان سے معاملہ کرے گا جان لینا چاہیئے کہ دوسری عبادات کے علاوہ نماز اور زکواۃ کی جو تخصیص کی گئی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ دونوں اسلام کے شعائر ہیں اور فرمانبرداری پر مکمل دلیل ہے۔ نماز دین کا ستون ہے اور بدنی عبادت ہے اور زکواۃ اسلام کا

پل ہے اور مالی عبادت ہے اسوقت حج اور روزہ ظاہراً فرض نہیں ہوا ہو گا یا اسوجہ سے ذکر نہیں کیا کہ وہ ایک چھپا ہوا امر ہے اس وقت تک معلوم نہیں ہوتا جب تک کہ روزہ دار اظہار نہ کرے حج اسلام سے پہلے بھی کیا کرتے تھے۔ اگرچہ فرض نہ تھا لیکن زمانہ جاہلیت میں اس گھر کا طواف اور حج کرتے تھے۔ پس حج کے اظہار سے پہلے طریقہ کی مخالفت ثابت نہیں ہوتی۔

حواشی

(۱) ۳م، الفتح، ۴۸

(۲) ۳۱ ک، الکھف ۱۸

(۳) ۷۲ ک، مریم ۱۹

(۴) ۱۷ م، محمد ۴۷

(۵) ۲۴ ۱ م، التوبہ ۹

(۶) ۳۱ م، المدثر ۷۴

(۷) ۲۴ ۱ م، التوبہ ۹

(۸) ۱۷۳ م، آل عمران ۳

(۹) ۲۲ م، الاحزاب ۳۳

(۱۰) عمر بن عبد العزیز بن مروان بن حکم ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس آپ تابعی ہیں بزرگ خلیفہ تھے کہ بزرگی علم، زہد، عدل اور مسلمانوں کیساتھ شفقت پر سب کو اتفاق ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے اور خلافت سے پہلے اقتدا کی اور کہا کہ میں اس جوان سے بہتر کوئی نہیں دیکھا کہ جسکی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہو ۹۹ھ میں خلافت راشدہ کے متولی ہوئے آپ کی مدت خلافت دو سال پانچ ماہ تھی۔۔ جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کیطرح پس مملکت کو عدل دیا سفیان ثوری آپ کو پانچواں خلیفہ شمار کرتے ہیں امام احمد فرماتے ہیں کہ حدیث مبارکہ میں روایت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کسی ایک کو ہر سو سال کے شروع میں پیدا کرتا ہے جو تجدید دین کرتا ہے تو ہم نے غور کیا کہ اس پہلی صدی میں عمر بن عبد العزیز (مجدد) تھے جنہوں نے دین کی تجدید کی آپ مصر میں پیدا ہوئے اور حمص کے ایک گاؤں دیر سمعان میں رجب بروز جمعہ ۱۰۱ھ میں وصال ہوا۔ شرح شذہ محمد غوث ۳۴ تھذیب الاسلام النبلاء ۲۷۵

(۱۱) عدی بن عدی بزرگ تابعی ہیں۔ جبکہ صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ اس لئے کہ اکثر احادیث مرسل روایت کرتے ہیں بعض نے صحابی ہونا گمان کیا ہے مگر آپ تابعی ہیں جزیرہ موصل میں عمر بن عبدالعزیز کیطرف سے حاکم مقرر ہوئے آپ کی بزرگی پر سب کو اتفاق ہے عمر بن عبدالعزیز کے بعد تک آپ زندہ رہے آپ صحابی نہیں تھے کیونکہ انکی خلافت کے آخر میں کوئی صحابی بھی زندہ نہ تھا ۱۲۰ ھ میں وفات پائی۔ شرح صحیح بخاری۔ شاہ محمد غوث ۲۵ ص

حد کے لغوی معنی رکنے اور منع کرنے کے ہیں اسی لئے اہل عرب دربان اور جیلر کو حداد کہتے ہیں۔ نیز حدود خالصہ کو بھی حدود اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اسباب عقوبات کے ارتکاب سے روکتی ہیں۔ جبکہ اصطلاح شروع میں حد اسی عقوبت مقدرہ متعینہ کو کہتے ہیں جو بندگان خدا کو افعال قبیحہ کے ارتکاب سے باز رکھنے کیلئے بحیثیت حق اللہ فرض ہوئی ہے مولانا محمد حنیف گنگوہی (کنزالدقائق ۲۰۷)

سنت لغت میں طریقہ، عادت اور راہ نیک ہو یا بد کو کہا جاتا ہے اصطلاح شرح میں وہ کام ہے جسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشگی کے ساتھ کیا ہو باوجود ترک فرمانے کے ایک دفعہ یا دو دفعہ، اسمیں ثواب ہے ایسی سنت کو ترک کرنے میں عذاب نہیں۔ البتہ عتاب ضرور اور ایسی سنت کو سنت موکدہ یا سنن حدی بھی کہتے ہیں فتح القدیر

(۱۴) ۲۶۰م، البقرہ ۲

(۱۵) ڈاکٹر حامد حسن بلگرامی لکھتے ہیں "بلکہ میرے قلب کو اطمینان کامل ہو جائے یعنی مجھے علم الیقین تو ہے عین الیقین بھی حاصل ہو جائے زندگی اور موت عملاً کھل کر ظاہر ہو جائے"۔ فیوض القرآن ۹۶

(۱۶) معاذ بن جبل لفظ معاذ میم کی پیش اور ذال معجمہ کے ساتھ ہے۔ بن جبل بن عمرو بن اوس ہے آپ انصاری خزرجی اور مدنی ہیں اٹھارہ سال کی عمر میں مسلمان ہوئے عقبہ ثانیہ میں موجود تھے۔ تمام جہادوں میں شریک تھے۔ مواخاۃ کے وقت عبداللہ بن مسعود کے بھائی بنائے گئے آپ سے ایک سو پچھتر ۱۷۵ احادیث روایت ہوئیں جسمیں سے امام بخاری نے صحیح بخاری میں پانچ ۵ احادیث شامل کی ہیں۔ موضع غمواس جو برملا اور بیت المقدس کے درمیان ایک گاؤں تھا میں ۱۸ ھ میں طاعون کی مرض سے وفات پائی۔ آپ کی عمر انتقال کے وقت ترسٹھ برس تھی۔ صحیح بخاری تہذیب اعلامہ النبی ۳۲

(۱۷) عبداللہ بن مسعود آپ کی ام عبد بھی کہتے ہیں۔ آپ اول صحابہ میں ہیں اور حضرت عمرؓ بن الخطاب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک سو اڑتالیس ۱۴۸ احادیث روایت کیں، جبکہ بخاری شریف

باقی صفحہ ۳۱ پر

استفتاء

(جواز ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

مفتی خلیل الرحمان نقشبندی

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ چند روز سے اخبار مشرق میں چھ (۶) نومبر ۱۹۹۷ء کو جناح پارک پشاور میں یارسول اللہ کانفرنس کے انعقاد کی خبر چھپتی ہے اور اس کے علاوہ بذریعہ اشتہار بھی لوگوں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے کا ایک اشتہار میں نے اپنی مسجد میں لگایا ہے جس کو دیکھ کر کئی آدمیوں نے مجھ سے کہا کہ اس اشتہار کو اتار دو کیونکہ اس میں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا ہوا ہے اور یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنا شرک ہے کیونکہ یا کے ساتھ ندا حاضر کو کی جاتی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر نہیں ہیں تحقیق کرنے سے پتہ چلا کہ معترضین مسلک دیوبند اور راتیونڈی تبلیغی جماعت سے وابستہ ہیں تو کیا واقعی یارسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کہنا شرک ہے مہربانی فرما کر اس مسئلہ کو قرآن وحدیث کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ واضح فرما کر مشکور فرماویں۔ بینوا توجروا

حاجی سبحان گل سکنہ حاجی آباد شکر پورہ روڈ نزد شاہ عالم پل ضلع پشاور

الجواب

واضح ہو کہ علماء اہل سنت والجماعت کے نزدیک اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ یا نبی اللہ یا حبیب اللہ۔ درود شریف میں کہا جائے یا خارج از درود شریف شرعاً بالکل جائز ودرست ہے اور ان الفاظ سے حضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ندا کرنے میں کوئی ممانعت شریعت غراء میں وارد نہیں۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کانفرنس کے انعقاد کا مقصد بھی یہی ہے کہ امت مسلمہ کو آگاہ وخبردار کیا جائے ان لوگوں سے جو ان الفاظ سے ندا کرنے والوں کو بدعتی بریلوی اور مشرک وغیرہ کہتے ہیں۔ نداء یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکرین ومانعین سوائے اسکے اور کچھ نہیں الا یہ کہ در حقیقت یہ لوگ دشمنان خدا ومحبوب خدا ہیں۔ ان کے دلوں میں اتنا عناد اور بغض رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے کہ یہ بے ادب ان الفاظ سے نداء کو ممنوع کہنے کے

علاوہ دیگر. بہت قسم کی گستاخیاں شان نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کر کے اپنی آخرت کو تباہ و برباد کر رہے ہیں۔ کاش ان بد بختوں کو کوئی سمجھاتے کہ یہ جہلا۔ اپنی زبان کو لگام دے کر شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گستاخیوں سے باز آتے اور حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں علماء ربانی مشائخ عظام اولیاء کرام کی بے ادبیاں نہ کرتے۔ بہر کیف یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنا یہ کہ نہ صرف جائز ہے بلکہ اس کا ثبوت قرآن کریم احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں موجود ہے اور آئمہ دین، علماء متقدمین و علماء متاخرین و اولیاء امت کے اقوال سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ کر ندا کرنا ثابت ہے۔ بلکہ صحابہ کرام کا معمول رہا ہے۔ افسوس کا مقام تو یہ ہے کہ ان منکرین کے اپنے اکابرین کے اقوال سے بھی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ندا کرنا اور کہنا ثابت ہے مگر ان لاتسلم قسم کے تین روزہ ملاؤں کو نہ خدا کا خوف ہے نہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کا کچھ خیال اور نہ اپنے اکابرین کی پیروی کرنے کی کوئی فکر ہے۔ بالترتیب دلائل و حوالہ جات پیش ہیں ملاحظہ فرماویں گر غور سے۔

قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے

فالذین آمنو بہٖ و عزاوہ و نصروہ واتبعوا النور الذی انزل معہٗ اولئک ھم المفلحون O

پ ۹ ع ۱۹ القرآن،

ترجمہ:۔ پس وہ لوگ جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور یعنی قرآن مجید کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوتے، حیات النبی ص ۱۷

اس آیت شریف سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر ہی میں نجات دارین مضمر ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم واحترام سے یہ بھی ہے کہ مومن فخر الانبیاء سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی بزرگانہ صفات اور اعلیٰ اوصاف کے ساتھ نہایت ہی تعظیم سے ندا کرے۔ اس ضمن میں رب کائنات نے اپنی تمام مخلوق کو حکم دیا ارشاد باری تعالیٰ ہے

لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضاء، پ ۸ آیت ۹۱ ع ۱۵

ترجمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہراؤ جیسے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

وضاحت۔ تمام مفسرین حضرات نے فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے ذاتی اسم گرامی سے ندا نہ کرو بلکہ نہایت ہی تعظیم کرتے ہوتے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ کر پکارو۔ وہو المقصو قرآن کریم میں رب ذوالجلال نے جس پیغمبر علیہ السلام کو بھی خطاب فرمایا ہے نام لے کر خطاب فرمایا لیکن باعث ایجاد عالم، نور مجسم، سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نام لے کر خطاب نہیں فرمایا بلکہ یا ایہا الرسول۔ یا ایہا النبی۔ یا ایہا المدثر۔ یا ایہا المزمل۔ وغیرہ کے بہترین القابات سے خطاب فرمایا

یا آدم است با پدر انبیاء خطاب   یا ایہا النبی خطاب محمد است

ان آیات سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اصل ایمان ہے اور تعظیم تب ہی کی جاتی ہے کہ دل میں محبت ہو۔

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے   اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

لہذا حضور علیہ السلام کو ذاتی اسم مبارک کے بجائے بزرگانہ اوصاف والے القابات سے ندا کرنا واجب ہے جیسے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، یا خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وغیرہ، جو لوگ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنے والوں پر شرک کا فتویٰ جڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حرف "یا" کے ساتھ ندا حاضر کو کی جاتی ہے نہ کہ غائب کو تو ان جہل الجہلاؤں کو کوئی کیسے سمجھائے۔ ان کو یہ تک معلوم نہیں کہ غائب کو حرف "یا" کے ساتھ ندا کرنے کا حکم اور تعلیم تو ہمیں رب ذوالجلال نے بذریعہ قرآن کریم اور اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خود دی ہے لیکن ان کو رباطنوں کو قرآن کریم میں ایسی آیتیں کب نظر آتی ہیں پھر دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ ہمارا قرآن کریم پر ایمان ہے اگر ان کا ایمان قرآن پر ہوتا تو یہ ضرور ندا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قائل ہوتے نہ کہ منکر۔ ارشاد باری

تعالیٰ ہے

قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا پارہ ۹ القرآن،

ترجمہ:- "میرے حبیب فرمادیجئے کہ اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔" انصاف کر کے جذبات سے بالاتر ہو کر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔

اس آیہ کریمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسانوں کو "یا" کہہ کر خطاب فرمایا۔ اب سوال یہ ہے کہ اس خطاب کے مخاطب کون ہیں؟ کیا مخاطب مکہ مکرمہ کے وہ چند افراد ہیں جو اس وقت آپ کے سامنے تھے۔ اگر جواب ہاں ہو تو پھر کہنا پڑے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں کی طرف رسول بن کر آئے تھے اور آگے جو حکم ہے فآمنوا باللہ و رسولہ الآیہ۔ کہ ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول صلی علیہ وآلہ وسلم پر تو یہ بھی انہیں کے لئے تھا۔ نہیں، نہیں اے کور باطنو بلکہ یہ خطاب دنیا کے تمام انسانوں کو ہے جو قیامت تک پیدا ہونے والے ہیں کیونکہ یہ خطاب عام ہے اور لفظ جمیعا اس پر قرینہ عموم ہے جیسا کہ مفسرین حضرات کا ہے اس پر اتفاق ہے پس اس آیت کریمہ سے صریحاً ثابت ہوا کہ حرف یا کے ساتھ غائب کو ندا کرنا بالکل جائز ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام انسانوں کو جو قیامت تک ہونے والے ہیں "یا" کہہ کر پکارا، اور یہ حکم رب ذوالجلال ہی کا تو ہے۔ ایک اور آیت شریف بھی ملاحظہ ہو۔ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام بیت اللہ شریف کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا الآیہ پارہ ۱۷ القرآن، یعنی پکار دے لوگوں میں حج کے واسطے۔ اس حکم الٰہی کو سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اور کھڑے ہو کر چاروں طرف پکارا یاایھا الناس اے لوگو تم پر اللہ تعالیٰ نے حج فرض کیا ہے لہذا تم حج کو آؤ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پر ایک روح نے جو ماں باپ کے اصلاب وارحام میں تھی سن لی جس کی تقدیر میں حج تھا اس کی روح نے لبیک اللھم لبیک کہا۔ تفسیر مدارک و تفسیر خازن جلد ۳ ص ۲۸۶۔

مقام غور ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تمام انسانوں کو "یا" کہہ کر پکارا حالانکہ وہ تمام انسان آپ کے پاس حاضر تو کیا بلکہ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ آواز تمام روحوں

نے سن لی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تمام لوگوں کو حج کے لئے "یا" کہہ کر پکارا اور حضور علیہ السلام نے تمام لوگوں کو اپنی رسالت کے لئے یا کہہ کر پکارا جس نے خلیل اللہ علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہا وہ حاجی ہوا اور جس نے حبیب علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہا وہ مومن ہوا۔ اب ان منکرین سے پوچھنا چاہئے جو کہتے ہیں کہ "یا" کہہ کر صرف حاضر کو پکارا جاتا ہے جو حاضر نہ ہوں ان کو یا کہہ کر پکارنا شرک ہے تو کیا قیامت تک ہونے والے تمام انسان حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس حاضر تھے۔

کیا ان آیات کریمہ سے غائب کو "یا" کہہ کر پکارنا ثابت نہیں اور ضرور ثابت ہے تو پھر تم ان آیات اور ان جیسی دوسری آیات پر ایمان کیوں نہیں لاتے۔ خدا ہی تم سے سمجھے۔

(۱) حدیث شریف:۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو (فصعد الرجال والنساء فوق البیوت و تفرق الغلمان والخدم فی الطرق ینادون یا محمد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ یا محمد یا رسول اللہ) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح مسلم شریف جلد ۲ ص ۴۱۹۔ ترجمہ:۔ یعنی مرد اور عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے اور خادم گلیوں میں متفرق ہو گئے اور سب کے سب ندا کرتے اور یہ نعرے لگاتے تھے یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا محمد یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

وضاحت:۔ اس حدیث شریف سے دو باتیں ثابت ہوتیں ایک تو یہ کہ خوشی کے وقت نعرہ رسالت یعنی یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لگانا نہ شرک ہے نہ بدعت بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ پاک میں لگایا گیا ہے دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو "یا" کہہ کر پکارنا شرک نہیں اگر شرک ہوتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرض تھا کہ انہیں منع فرما دیتے۔

(۲) دوسری حدیث شریف ملاحظہ ہو جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہنے کی تعلیم فرمائی ہے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ایک نابینا صحابی کو یہ دعا تعلیم فرمائی اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بمحمد نبی

الرحمة، یا محمد انی قد توجہت بک الی ربی۔ الحدیث ھذا حدیث صحیح رواہ ابن ماجہ۔ والنسائی۔ ترمذی طبرانی بیہقی وغیرہ۔ ترجمہ:۔ اے اللہ میں تجھے مانگتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں بوسیلہ تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کہ نبی رحمت ہیں یا محمد صلی علیہ وآلہ وسلم میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں متوجہ ہوا ہوں کہ میری حاجت روا ہو۔ الٰہی حضور علیہ السلام کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اس نابینا صحابی نے نماز پڑھ کر یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو آنکھیں عطا کردیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کبھی اندھا ہی نہ تھا۔ معجم طبرانی

نوٹ:۔ اس حدیث مبارک میں ادنیٰ سا غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ حدیث شریف کے تین حصے ہیں حصہ اول میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ مبارکہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا گیا ہے۔ حصہ دوم میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہ حرف ندا یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ کر پکارا گیا ہے۔ حصہ سوم میں پھر اللہ تعالیٰ کے دربار میں عرض کیا گیا ہے کہ اے اللہ ہماری اس حاجت کے سلسلے میں حضور کی شفاعت قبول فرما اور یہ بات بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ وہ دعا ہے جو حضو علیہ السلام نے خود اپنے ایک صحابی کو تعلیم فرمائی۔ اب ان دشمنان رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھنا چاہیئے کہ حضور علیہ السلام کے وسیلہ سے مانگنا اور حضور علیہ السلام کو "یا" کہہ کر پکارنا اور حضور علیہ السلام کو شفیع ماننا اگر شرک و بدعت ہے تو پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابی کو یہ دعا کیوں تعلیم فرمائی۔

وضاحت:۔ بعض کج فہم اور معاندین کہہ سکتے ہیں کہ اس واقعہ کا تعلق ایک مخصوص شخص سے تھا تمام مسلمانوں کے لئے تو یہ حکم نہیں۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ حافظ الحدیث امام جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی کتاب (عمل الیوم واللیلہ) میں اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ اور شاہ رفیع الدین محدث رحمتہ اللہ علیہ جیسے بزرگان دین نے فرمایا ہے کہ یہ دعا۔ اس صحابی کے لئے نہ تھی بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے ہر حاجت مند کے لئے ہے اور اس کا پڑھنا بہت ہی باعث رحمت و برکت ہے۔

(۳) ترجمہ حدیث شریف۔ امام نووی شارح صحیح مسلم شریف فرماتے ہیں کہ حضور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا پاؤں سو گیا تو انہوں نے یا محمداہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہا اس وقت پاؤں اچھا ہو گیا۔ کتاب الاذکار ص ۳۶

(۴) حدیث شریف۔ عن عبدالرحمان بن سعدؓ قال خدرت رجل ابن عمرؓ فقال لہٗ رجل اذکر احب الناس الیک فقال یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) الادب المضر ص ۱۳۲۔

ترجمہ:۔ حضرت عبدالرحمان بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا پاؤں سن ہو گیا تو کسی نے ان سے کہا کہ اس کو یاد کرو جو تمہیں سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہے تو عبداللہؓ نے کہا یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو ان کا پاؤں اسی وقت اچھا ہو گیا۔ اسی طرح بخاری شریف میں ہے

(۵) اسی طرح حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا مقابلہ جب مسیلمہ کذاب سے ہوا تو مسیلمہ کذاب کی فوج قریب ساٹھ ہزار تھی اور مسلمان بہت کم تھے ایک موقع پر اس لڑائی میں حضرت خالدؓ نے جب مسلمانوں کو حالت زار کو دیکھا تو یا محمداہ یا محمداہ پکارنے لگے اور تمام صحابہ کرام اسی نعرہ سے ندا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی۔ ابن اثیر جلد ۲ ص ۱۵۲ طبری ۳ ص ۲۵۰۔

ان مذکورہ بالا احادیث اور ان کے علاوہ متعدد احادیث شریف سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام مصائب کے وقت اور خوشی کے موقع پر بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غائبانہ حرف "یا" کے ساتھ ندا فرماتے تھے اور یا محمداہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہتے تھے۔

اب چند آئمہ دین حضرات کے اقوال درج کئے جا رہے ہیں۔ غور سے ملاحظہ فرماویں۔

(۱) میدان کربلا میں جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو آپ کی بہن حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے آپ کے کٹے ہوئے جسم کو دیکھ کر روتے ہوئے فرمایا

یا محمداہ یا محمداہ صلی علیک اللہ و ملک اسماء ھذا حسین بالعراء الا البدایہ والنہایہ جلد ۸ ص ۱۹۳

ترجمہ:۔ یا محمداہ یا محمداہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ پر اللہ کا اور آسمان کے فرشتوں کا درود ہو یہ

حسین بے گور و کفن پڑے ہیں خون میں لت پت اعضاء کٹے ہوئے ہیں یا محمداہ آپ کی بیٹیاں قیدی ہیں اور آپ کی اولاد کو قتل کردیا گیا ہے ان پر ہوا خاک ڈال رہی ہے۔

(۲) حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ دربار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یوں فریاد کرتے ہیں یا رحمتہ اللعالمین ادرک لزین العابدین ۔ محبوس اید الظالمین فی موکب والمزدھم

ترجمہ:۔ اے رحمتہ اللعالمین زین العابدین کی مدد کو پہنچو اس اژدہام میں وہ ظالموں کے ہاتھ میں قید ہے۔

(۳) سراج الامت امام المسلمین امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ یوں التجا کرتے ہیں۔

یا اکرم الثقلین یا کنز الوریٰ　　جدلی بجودک و ارضنی برضاک

انا طامع بالجود منک و لم یکن　　لابی حنیفتہ فی الانام سواک

مجموعتہ القصائد ص ۳۲

ترجمہ:۔ اے ساری مخلوقات سے بزرگ ترین اے نعمت الٰہی کے خزانے اپنی سخاوت سے مجھے بھی عطا فرمایئے اور اپنی رضا سے مجھے بھی پسند فرمایئے میں آپ کی سخاوت کا طمع کرنے والا ہوں کیوں کہ سوائے آپ کے تمام مخلوق میں ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا کوئی حامی و مددگار نہیں۔

(۴) حضرت ابو الحسن امام شرف الدین بوصیری رحمتہ اللہ علیہ مرض فالج میں مبتلا تھے اور شدت مرض میں یوں پکارے۔

یا اکرم الخلق مالی من آلوذ بہٖ　　سواک عند حلول الحادث العمم

قصیدہ بردہ شریف

ترجمہ:۔ اے بہترین خلق آپ کے سوا میرا کوئی نہیں کہ مصیبت عامہ کے وقت جس کی پناہ لوں، مہربانی فرمایئے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہربانی فرمائی خواب میں تشریف لا کر دست رحمت پھیرا تو ان کی فالج کی بیماری بالکل دور ہو گئی۔ قصیدہ بردہ شریف

(۵) عارف باللہ حضرت مولانا عبدالرحمان جامی قدس سرہٗ یوں فریاد کرتے ہیں

زمہجوری برآمد جان عالم ترحم یا نبی اللہ ترحم

نہ آخر رحمتہ اللعالمینی زمہجوراں چرا غافل نشینی

ترجمہ۔ جدائی سے عالم کی جان نکل رہی ہے یا رسول اللہ رحم فرمایئے۔ کیا آپ رحمتہ اللعالمین نہیں ہیں پھر ہم مجوروں سے فارغ کیوں ہو بیٹھے۔

(۶) شمس العارفین حضرت شمس تبریزی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

یارسول اللہ حبیب خالق یکتاتوئی برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

یا رسول اللہ تو دانی امتانت عاجزانہ عاجزان را رہنماؤ جملہ را ماویٰ توئی

ترجمہ۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خالق ذوالجلال برگزیدہ لاثانی حبیب ایک صرف آپ ہی ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ جانتے ہیں کہ آپ کی امت عاجز ہے ان عاجزوں کے رہنما اور سب کو پناہ دینے والے بھی آپ ہی ہیں

(۷) حضرت شاہ ابوالمعالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

گر نبودے یارسول اللہ ذات پاک تو

ہیچ حمہ پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر آپ کی ذات پاک نہ ہوتی تو کوئی پیغمبر دولت پیغمبری سے سرفراز نہ ہوتا۔

(۸) حضرت شیخ مصلح الدین سعدی رحمتہ اللہ علیہ فراتے ہیں

چہ وصفت کند سعدی نا تمام علیک الصلوٰۃ اے نبی والسلام

ترجمہ۔ سعدی ناتمام آپ کے اوصاف کیا بیان کرسکتا ہے۔ یارسول آپ پر صلوٰۃ وسلام ہو

(۹) امام حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

یا سیدی یا رسول اللہ قد شرفت قصائدی بمدیح فیک قد رصفا

ترجمہ۔ اے میرے سردار اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی مدح وثنا سے میرے قصیدے عمدہ اور شرف والے ہو گئے۔

(۱۰) حضرت علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

بہر صورت کہ باشد یارسول اللہ کرم فرما　　بلطف خود سروسامان جمع بے سروپا

ترجمہ۔ یارسول اللہ ہر حال میں ہم پر کرم فرمایئے ہم بے سروسامان ہیں ہمارا سروسامان آپ کا لطف و کرم ہی ہے۔

(۱۱) حضرت علامہ مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

و صلی علیک اللہ و یاخیر خلقہٖ　　و یاخیر مامول و یاخیر واھب

ترجمہ۔ اے بہترین کائنات آپ پر اللہ کا درود ہو۔ اے بہترین امید گاہ اور بہترین عطا فرمانے والے

ویاخیر من یرجیٰ لکشف رزیتہٖ　　و من جودہٗ فاق جود السحائب

ترجمہ۔ اور اے وہ بہترین جسے سختی و مصیبت رفع ہونے کی امید کی جاتی ہے اور اے وہ کہ جس کی سخاوت برسنے والے بادلوں سے بہت زیادہ ہے۔

اطیب النعم فی مدح سید العرب والعجم

(۱۲) حضرت علامہ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

یا صاحب الجمال و یا سید البشر　　من وجہک المنیر لقد نور القمر

لایمکن الثناء کما کان حقہٗ　　بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تفسیر عزیزی پارہ عم سورۃ والضحیٰ

ترجمہ۔ اے حسن و جمال والے اور اے بشروں کے سردار بے شک چاند آپ کے چہرہ کے نور سے منور ہے جیسا کہ آپ کی صفت و ثناء کرنے کا حق ہے ممکن ہی نہیں کہ ہوسکے سوائے اس کے اور کیا کہیں کہ خدائے تعالیٰ کے بعد ساری مخلوق سے برتر آپ کی ذات عالی ہی ہے۔

یہ چند اقوال اولیاء امت علماء متقدمین آئمہ دین و علماء متاخرین رحمہم اللہ تعالیٰ کے پیش کیے گئے جن پر امت مسلمہ کا پورا پورا اعتماد اور بھروسہ ہے کہ یہ حضرات دین اسلام کے ستون ہیں اور علماء ربانی و حقانی ہیں اب تو ان شپرہ چشموں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔

(۱) منکرین کے چند اکابرین حضرات کے اقوال بھی درج کئے جا رہے ہیں۔ ملاحظہ فرماویں

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی پیرو مرشد علماء دیوبند "گلزار معرفت" میں فرماتے ہیں

شفیع عاصیاں تم ہو وسیلہ بے کساں تم ہو تمہیں چھوڑ کر کدھر جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ

جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ

پھنسا کر اپنے دام عشق میں امداد عاجز کو بس اب قید دو عالم سے چھڑاؤ یا رسول اللہ

اور یہی حاجی امداد اللہ صاحب مناجات نالۂ امداد غریب میں فرماتے ہیں۔

یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے اے حبیب کبریا فریاد ہے

سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل اے میرے مشکل کشا فریاد ہے

(۲) جناب مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند فرماتے ہیں

کروڑوں جرموں کے آگے یہ نام کا اسلام کرے گا یا نبی اللہ میرے پہ کیا پکار

کرم کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار

قصائد قاسمی ص ۶

اور جناب مولانا اشرف علی تھانوی صاحب فرماتے ہیں

(۳) یاشفیع العباد خذبیدی انت فی الاضطرار معتمدی

ترجمہ:۔ اے بندوں کی شفاعت کرنے والے میری دستگیری فرمایئے۔ آپ مشکلات میں میری آخری امید گاہ ہیں۔

لیس لی ملجاء سواک اغث مسنی الضر سیدی و سندی

ترجمہ:۔ آپ کے سوا میرا کوئی ملجا۔ و ماویٰ نہیں اے میرے آقا میری فریاد سنئے میں تکلیف میں مبتلا ہوں۔

غشنی الدھر یا ابن عبداللہ کن مغیثاً فانت لی مددی

ترجمہ:۔ زمانے کی مصیبتوں نے مجھ کو گھیر لیا ہے اے ابن عبداللہ میری فریاد سنیئے میری مدد فرمایئے۔

یا رسول الالہ بابک لی   من غمام الغموم ملتحدی

ترجمہ:۔ یارسول اللہ میں غموں کے بادلوں میں گھرا ہوا ہوں میری پناہ گاہ آپ ہی کا دروازہ ہے۔

(۴) آخر میں غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی بھی سن لیجئے۔

(۱) یاسیدی یا عروتی و وسیلتی   یا عدتی فی شدۃ و بلاء

ترجمہ:۔ اے میرے سردار اے میرے سہارے اور میرے وسیلے اے میرے سختی و نرمی کی حالت کے سازوسامان۔

(۲) شفعت جاھک ضارعا متذللاً   مالی وراء ک صارف الضراء

ترجمہ:۔ میں نے نہایت عاجزی وانکساری سے آپ کی عزت و جاہ کو شفیع بنایا کیونکہ میرے لئے آپ کے سوا تکلیف و مصیبت کو کوئی رفع کرنے والا نہیں ہے۔

(۳) انت المغیث برحمتہ و کرامتہ

فی ترجمہ:۔ آپ مدد گار ہیں اپنی رحمت و کرامت کے ساتھ ہر سختی و مشکلات و بلاء میں

(۴) انبح مرامی یا کریم کرائم   انت القدیر علی نفاذ رجائی

ترجمہ:۔ میرے مقاصد پورے فرما۔ اے بزرگیوں اور کرامتوں والے آپ میری امید کے پورے کرنے پر قادر ہیں۔

(۵) مالی وراء ک مستغاث فارحمان   یا رحمتہ اللعالمین بکائی

ترجمہ:۔ آپ کے علاوہ میرا کوئی فریاد رس نہیں۔ اے رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری گریہ وزاری کو دیکھ کر اور مجھ پر رحم کر۔

(۶) یا ایھا الشمس الرفیع مکانۃ   ضاء ت بنورک ساحتہ الترابا‌ء

ترجمہ:۔ اے بلند مقام سورج، آپ کے نور سے زمین کے سارے میدان روشن ہو گئے۔

(۷) و لک الشفاعتہ والمکانتہ فی غدٍ   ولانت اکرم معشر الشفعاء

ترجمہ:۔ کل قیامت کے دن آپ کے لئے شفاعت اور عزت ہے اور بے شک آپ سب شفاعت

کرنے والوں میں زیادہ کرم ہیں۔

(۸) وسواک مالی فی القیامۃ شافع انت المخلص لی من الباساء، ناشر صدیقی جلد ۲ ص ۳۱

ترجمہ:۔ آپ کے سوا میرا کوئی بھی قیامت میں شفاعت کرنے والا نہیں آپ ہی مجھے سختیوں اور مصیبتوں سے بچانے والے ہیں۔

منکرین بتائیں کہ اگر یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنا شرک ہے تو ان کے اکابرین حاجی امداد اللہ صاحب، مولانا قاسم نانوتوی صاحب، مولانا اشرف علی تھانوی صاحب، نواب صدیق حسن خان صاحب کیا ہوتے۔ خصوصاً جبکہ صدیق حسن خان نے تو شرک کے ڈھیر لگا دیئے ان کے اشعار کو غور سے پڑھیئے اور بار بار پڑھیئے۔ پھر یہ بھی بتائیں کہ صحابہ کرام آئمہ دین، مشائخ عظام، علماء کرام کے بارے میں ان کا کیا فتویٰ ہے حق مبین کے لئے اس قدر حوالے بھی کافی ہیں اور منکرین کے لئے تو انبار کتب بھی بے سود ہے

واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

ھذا ما عندی من الکتاب واللہ اعلم بالصواب

فرمان خدا

فیض لدھیانوی مرحوم و مغفور

تم نے دیکھا ہمت و تدبیر سے

چاند تک جانا بھی ممکن ہوگیا

یہ حقیقت آج روشن تر ہوئی

لیس للانسان الا ما سعی

تبصرہ کتب

نوٹ۔ تبصرے کے لئے دو کتابیں ارسال کی جائیں۔

عنوان۔ احوال و آثار حکیم محمد موسیٰ امرتسری

مرتب۔ پروفیسر محمد صدیق

سال اشاعت ۱۹۹۷ صفحات ۶۴

ناشر۔ میاں زبیر احمد قادری ضیائی داتا گنج بخش اکیڈمی صدام منزل گلی نمبر ۱ بلال گنج لاہور۔

تبصرہ نگار۔ سید محمد انور شاہ قادری کفش بردار مدیر اعلیٰ "الحسن"

زیر تبصرہ کتاب میں پروفیسر محمد صدیق صاحب نے حکیم اہل سنت حضرت علامہ حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری مدظلہ العالی کی مختصر سوانح اور آپکی ان طبع شدہ تحریروں کا ایک اشاریہ مرتب کیا ہے جو پروفیسر صاحب کی نظر سے گزر چکی ہیں۔ موصوف نے انہیں درج ذیل عنوانات کے تحت ترتیب زمانی کے لحاظ سے جمع کیا ہے۔

۱ تبصرے:۔ اس عنوان کے ضمن میں ۸۴ کتابوں پر لکھے گئے تبصرہ جات کی فہرست دی گئی ہے جو ۱۹۶۰ء سے ۱۹۷۵ء تک مختلف جرائد میں شائع ہوتے رہے ہر تبصری کے متعلق کتاب کا نام دیا ہے جس پر تبصرہ لکھا گیا ہے نیز مصنف، مرتب، مقام طبع، نام رسالہ اور ماہ و سن کی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ ان میں حضرت علامہ حافظ علی احمد جان صاحب (استاذ مدیر اعلیٰ "الحسن") کی کتاب "درج الدرر فی اصول حدیث خیر البشر" کا ذکر صفحہ نمبر ۱ پر کیا گیا ہے

۲ پیش لفظ وغیرہ:۔ اس میں ۱۹۹۲ء سے ۱۹۹۳ء تک ۶۸ کتابوں پر لکھے جانے والے پیش لفظ، مقدمات، تقاریظ، تعارف اور تاثرات وغیرہ یکجا کئے گئے ہیں اور ہر ایک کے متعلق مضمون کا عنوان، جس کتاب، مجلہ میں طبع ہوا نام مرتب، مدیر، مصنف، مترجم، مقام طبع، سال طبع اور صفحات کا اندراج کیا گیا ہے۔

۳ مقالات و مضامین:۔ اس حصے میں ۱۹۵۷ سے ۱۹۹۲ء تک قلم بند کئے جانے والے ۴۲ مضامین

کا ذکر کیا گیا ہے پیش لفظ جیسی تفصیلات یہاں پر دی گئی ہیں ان میں صفحہ ۳۶ پر حضرت شاہ محمد غوثؒ پر ایک مضمون کا ذکر آیا ہے یاد رہے کہ محدث کبیر حضرت شاہ محمد غوث صاحب گیلانیؒ لاہوری ساتویں پشت میں مدیر اعلیٰ "الحسن" کے جد اعلیٰ ہیں اور آنجناب کی دینی علمی خدمات پر مدیر اعلیٰ "الحسن" کی صاحبزادی محترمہ ڈاکٹر ام سلمیٰ گیلانی اسسٹنٹ پروفیسر جناح کالج برائے خواتین پشاور یونیورسٹی نے ڈاکٹریٹ کا مقالہ تحریر کیا ہے جو مکتبہ الحسن یکہ توت پشاور کیطرف سے شائع ہو چکا ہے

۴ تالیفات:۔ اس میں حکیم صاحب کی ان پانچ نگارشات قلمی کا ذکر کیا گیا ہے جو کتابی صورت میں طبع ہو چکی ہیں

علاوہ ازیں حکیم صاحب کے چار مکتوبات کا عکس بھی شامل کیا گیا ہے یہ خطوط کالاباغ کی علمی وادی شخصیت ملک شیر محمد خان اعوان مرحوم کے نام لکھے گئے ہیں پہلا خط جو ۱۹۶۶۔۸۔۲۹ کو ارسال کیا گیا ہے اس میں حکیم صاحب نے مدیر اعلیٰ الحسن کی کتاب "تذکرہ علماء و مشائخ" کی طرف ملک صاحب کی توجہ مبذول کرواتے ہوئے انہیں اسکے مطالعے کی تلقین کی ہے۔

محترم حکیم صاحب اہلسنت کے محسن، ایک ماہر معالج، کتاب دوست، صوفی باصفاء اور ایک اعلیٰ پائے کے محقق ہی نہیں، محققین کے مونس و ہمدرد اور رہبر بھی ہیں۔ ملک و بیرون ملک سے بڑے بڑے سکالرز اپنے سندی و غیر سندی مقالات کی تیاری میں حکیم صاحب سے رجوع کرتے ہیں۔

امریکہ کی ہاورڈ یونیورسٹی کے آرتھر فرینک بوہلر (ARTHUR FRANK BUEHLER) نے جون ۱۹۹۳۔ میں آپکی رہنمائی میں "CHARISMA AND EXEMPLAR: SPIRITUAL AUTHORITY IN THE PUNJAB, NAQSHBANDI 1857-1947 کے عنوان سے اپنا ڈاکٹریٹ کا مقالہ مکمل کیا اور اسمیں حکیم صاحب کی شفقت، مہربانی اور رہنمائی کا ذکر بڑے خوبصورت انداز میں کیا ہے۔ پروفیسر موصوف نے انکے یہ تاثرات اصل انگریزی متن اور اردو ترجمے کے ساتھ کتاب ہذا میں شامل کئے ہیں۔ جبکہ کتاب کے آخر میں سید جمیل احمد صاحب رضوی چیف لائبریرین پنجاب یونیورسٹی لائبریری کا تحریر کردہ "حکیم صاحب کا

تعارف" بھی دیا گیا ہے۔

پروفیسر صاحب کی یہ گراں قدر کاوش جسے داتا گنج بخش اکیڈمی لاہور نے شائع کیا ہے کتب خانوں کے حوالہ جاتی مواد میں ایک عمدہ اضافہ ہے جسے لائبریریز اور سکالر یقیناً قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

ضروری تصحیح

گذشتہ شمارے میں قمر میرٹھی صاحب کی نعت "ضیائے رسول" قمر وارثی کے نام سے چھپ گئی تھی اس غلطی پر ادارہ معزز قارئین سے معذرت خواہ ہے

(ادارہ)

بقیہ تفسیر القرآن شرح صحیح بخاری کی روشنی میں

میں جنہوں نے ۶۵ احادیث مروی ہیں کوفہ میں ۳۲ھ میں وفات پائی اور بعض کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ واپس تشریف لائے اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ روایات میں اختلاف پایا جاتا ہے صحیح بخاری تہذیب میر اعلاء النبلاء ۴۸۶

(۱۸) ۲۲۵، م، البقرہ ۲۵

(۱۹) م، التوبۃ ۹

(۲۰) قصاص پردائمی محفوظ الدم کو عمداً قتل کرنے سے واجب ہوتا ہے کنز الدقائق ۳۷۳

(۲۱) عزامت قرض، العزمتہ ج عزمات، حق، واجب اور لازم المعجمہ الاعظم محمد حسن اعظمی ج س ۱۸۳۶

ضروری اعلان برائے قارئین کرام

معزز قارئین کرام، السلام و علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

اُن تمام حضرات کو جنہوں نے سالانہ چندہ برائے پندرہ روزہ "الحسن" پشاور سال 1996 ۔ تا نومبر 1997 ۔ جمع کروایا تھا اطلاع دی جاتی ہے کہ آپکا سالانہ چندہ نومبر 1997 میں ختم ہو رہا ہے۔ لہذا گزارش ہے کہ حسب سابق امسال بھی اپنا سالانہ چندہ نومبر 1997 ۔ سے نومبر 1998 ۔ تک کیلئے جمع کروا کر سال نو میں رسالے کی خریداری کو یقینی بنائیں۔ بصورت دیگر آئندہ دو ماہ کے بعد آپ کو رسالے کی ترسیل منقطع کردی جائے گی۔

سالانہ چندہ جو کہ ملک کی اقتصادی بحران کی وجہ سے -/200 روپے سے بڑھا کر -/240 روپے کر دیا گیا ہے جلد از جلد جمع کروا کر شکریہ کا موقع مرحمت فرمائیں۔

بنک ڈرافٹ بھجوانے کا پتہ

A/C No. 6506-7

بنام "الحسن" پشاور

یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ

کوڈ نمبر 053 پشاور سٹی

والسلام مع الاکرام

سید غلام الحسنین قادری گیلانی

منتظم اعلیٰ پندرہ روزہ "الحسن"

پشاور